93377 ـ حكومت كا پيسہ بچانے كے عوض ميں بغير علم كے رقم لينا

سوال

ميں اپنے ملك كے ايك سركارى محكمہ ميں ملازم ہوں، ميں نے ايسا كام كيا كہ حكومت كى اس كام سے بہت سارى رقم بچ گئى، تو مينجر مجھے كہنے لگا: ميں آپ كا اس كا اچھا بدلہ نہيں دے سكتا؛ كيونكہ ہمارے ملك ميں محكمہ ملازمين كو بہتر بدلہ نہيں ديتا، اس حالت ميں ميرى سارى كوشش اور جدوجہد اور حق ضائع ہو جاتا ہے، لہذا مينجر نے ميرے سامنے تجويز ركھى كہ ميں اپنے جاننے والے كى جانب سے محكمہ سے بل حاصل كروں، اور ہم لكھيں كہ اس نے يہ كام كيا ہے، اور وہ كام كى حقيقى نصف قيمت پر ہو، اور جب بل منظور ہو تو ميں اپنا حصہ ركھ لوں اور اسى طرح جس كے نام سے بل آيا ہے وہ بھى كچھ حصہ ركھے، اور باقى رقم آفس كى ضروريات ميں صرف كر دى جائے، كيا يہ حلال ہے يا حرام اور كس طرح ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مينجر نے جس كام كى طرف اشارہ كيا ہے وہ حرام ہے، اور اس طريقہ سے جو مال حاصل ہو گا وہ بھى حرام ہے، نہ تو يہ مال آپ كے ليے حلال ہے اور نہ ہى دفتر كے ليے، كيونكہ يہ مال حكومت سے فراڈ كر كے اور دھوكہ دے كر حاصل كيا گيا ہے.

سركارى اور غير سركارى ملازمين كو چاہيے كہ وہ اپنا كام ڈيوٹى احسن طريقہ سے پورى كريں، اور ان كے ليے ضرورى ہے كہ وہ نفع مند كام كريں اور اپنے محكمہ اور ملازمت والى جگہ سے نقصان اور ضرر كو دور ركھيں، وہ اپنى ملازمت اور ڈيوٹى كے متعلقہ جدوجہد اور كوشش كے عوض ميں تنخواہ ليتے ہيں.

اور جو شخص بھى اپنا كام اور ڈيوٹى اچھى طرح پورى كرتا ہے، اور اپنے محكمہ اور ملازمت والے ادارہ كے ليے مال بچائے، يا پھر وہ انہيں بہت زيادہ نفع حاصل ہونے كا باعث بنے تو اس كے ليے اپنے محكمہ اور آفس سے تنخواہ سے زيادہ رقم لينى حلال نہيں، ہاں يہ ممكن ہے كہ وہ اپنے محكمہ كو رپورٹ پيش كرے كہ اس نے يہ كام كيا ہے، اگر تو وہ اس كے ليے كوئى بدلے اور انعام كا فيصلہ كريں تو وہ لينا جائز ہے، وگرنہ وہ ان كے علم كے بغير محكمہ كے مال سے نہيں لے سكتا، اور اگر وہ ايسا كرتا ہے تو اس نے حرام كمائى كى ہے.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے:

" ملازمت کے کام یا جس کے لیے مزدوری کی جائے اس کام میں اخلاص کا ہونا، اور اس کام کو مطلوبہ طریقہ سے معاہدہ میں متفقہ شروط یا ملازمت کے نظام کے مطابق متفقہ شروط پر وہ کام پورا کرنا ضروری ہے، اور یہ اس امانت میں شامل ہوتا ہے جس کا ادا کرنا ضروری ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

بلا شبہ اللہ تعالی تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں اس کے مالك کے سپرد کر دو النساء (58). انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 155 ـ 156).

واللہ اعلم .